دیکھا یہ خواب جو جگا شہ دنیا و دین
یون کی اندام سے کس کر شلیتون کے تئین
پوچھتا آنکھیں سوے اہل حرم آیا و بین
ہو جو اسباب سفر دیجے پر ادھم کو ڈال

قتل جان سوز یون کرتا ہوا اب آگے بیان
جسکو چھوڑا تھا مدینے مین وہ با آہ و فغان
لے حرم کو ساتھ اپنے جب لگے ہونے روان
اُس شہ دنیا و دین سے یون لگے کرنے سوال

چھوڑ کر تمکو گیا ہے تم نے جو عزم سفر
یہ سخن سن شہ نے اسکو خاک دی یک مشت بھر
کیونکہ ہو پہنچیگی تمھارے حال کی ہم کو خبر
اور فرمایا کہ رکھیو تم اسے شیشے مین ڈال

تم خبر اس خاک سے پاؤ گی میری سن سخن
کربلا مین جس گھڑی جوجھے وہ ہو کر بیوطن
راوی بھی اسطرح لکھتے ہین چنانچہ یہ سخن
ہوگئی وہ خاک شیشے مین برنگ خون لال

سودا تو کر ختم اب پڑھ کر درود اس نظم کو
تا قیامت تعزیہ ابن علی کا لیوے تو
سامعون کے گوش زد آگے ہی یہ سب گفتگو
حق تعالی دے تجھے توفیق یہ ہر ایک سال

مرثیہ دیگر

کیا ہوا ہائے یہ کام آ چکے دن
گر پڑا دین کا خیام آج کے دن
روتی ہے خلق تمام آج کے دن
ہو گیا قتل امام آج کے دن

سقف ایمان کا مین کیا حال کہون
تو نے اے فلک سفلۂ دون
ڈھے پڑا رن مین نبوت کا ستون
نہ رکھا تو نے بھی تھام آ چکے دن

باپ کے قبضے مین جس کے کوثر
خون سے اسکی ہے زبان تیغ کی تر
تشنہ حلق اسکا بزیر خنجر
خشک اسکا لب و کام آ چکے دن

غرق وہ خون مین پڑا ہے مذبوح
خاک تم کرکے سر دن کو مجروح
پیاسی دنیا سی گئی اُس کی روح
ڈالو اے خاص و عوام آ چکے دن

جس جگہ مین وہ پڑا ہے یارو
دھوپ مین سوکھتے اُسکے تن کو
رو کہ بھی وان نہین جو سایا ہو
ہوئی ہی صبح سے شام آ چکے دن

کون تنہائی کی اسکی کیا بات
کوچ کر شام چلا سر ہیہات
پاس کوئی نہین جز حق کی ذات
رن مین تن کا ہی مقام آ چکے دن

زخم اس تن کے گردن کیا مین شمار
کون سی جا نہ لگا وار پہ وار

ظالمون نے نہ رکھی وہ تلوار
جو نہ کھینچی زنیام آج کے دن

اس عزیزی سے کٹایا حلقوم
اس جگر خستہ کا اسکے معصوم
رن مین بین ہائے حسین مظلوم
پیٹین یون لے لیکے نام آج کے دن

جان بلب آب بغیر از اطفال
دم بدم دیکھ انکھو نکا احوال
جو کوئی ہے سو عطش سے نڈھال
ہے یہ عابد کا کلام آج کے دن

پیاس کے مارے مین ڈرتا ہون ہائے
پھیر کس کام کا اے جد جو نہ آئے
باقی ماندون سے نہ کوئی مرجائے
کام مین کوثر و جام آج کے دن

جاری دریا ہین بھری ہین تالاب
بند یہ آل نبی پر ہے آب
مرغ سے مور تلک سب سیراب
قطرہ ہے ان پہ حرام آج کے دن

جز خدا کوئی یتیمون کا نہین
پیادہ پا قید ہین کر سب کے تئین
ڈھونڈھیے ردے زمین کو تو نہین
لیگیا لشکر شام آج کے دن

نہ کوئی دوست نہ کوئی ہمدم
کون اسوقت انھین پہونچے بہم
کہ کہین جس سے یہ ستم اپنا غم
دے نبی کو جو پیام آج کے دن

اس مصیبت کو کہین سو کس سے
ہم نفس کون کرین وہ جس سے
غم الم دل پہ کرد و نا اس سے
ورد اپنے سے کلام آج کے دن

اقربا قتل ہوے سب کے سب
اہل بیت نبوی پر یا رب
ایک عابد سو گرفتار بہ تب
ہے قیامت کا قیام آج کے دن

کھا گئی سب کے تئین تیغ ستم
ہے سبب ضعف کے گو اسکا دم
ایک عابد جو رہا نزد حرم
آفتاب لب بام آج کے دن

انھون کا پردہ مین جو ہین مردم
بے محرم کا انھین روز دہم
اب روانہ ہے نصیبون کا گم
غزہ ماہ صیام آج کے دن

طائر عرش زدست صیاد
کوئی سنتا نہین ان کی فریاد
ہو نہین سکتے کسی طور آزاد
پر نہین ہین تہ دام آج کے دن

ظلم ایسا ہی ہوا ہے برپا
رہیگی جب تئین دنیا کی بنا
کہ نہوگا نہ ہوا زیر سما
ہوئیگا حشر مدام آج کے دن

سودا اب ختم تو یہ مرثیہ کر
کہہ نہیں سکتے اسے جن و بشر
دم بدم آل محمد اوپر
بھیج صلوات و سلام آ کے جھکے دن

بعد ازاں ہو کے بچشم گریاں
یہ دعا مانگ ز شاہ مرداں
آوے تا ماہ محرم بجہاں
تقریب سے یہ غلام آ کے جھکے دن

مرثیۂ دیگر

تشنہ لب سبط پیمبر وا دریغا وا دریغ
کشتۂ شمشیر و خنجر وا دریغا وا دریغ
کربلا کے بن میں بے سر وا دریغا وا دریغ
ہائے وہ فرزند حیدر وا دریغا وا دریغ

ڈوبے ہیں خوں میں شبیر کو نبی محمد کے تئیں
ملک سب بیتے رہی چھتے تھے بر روئے زمیں
ظلم کی شمشیر سے مارا پڑا سلطان دیں
لٹ گیا ایمان کا کشور وا دریغا وا دریغ

کس طرح سہیں نہ ہم سینوں سے آہ دردناک
آج میداں میں پڑا ہے غرق خوں بر روئے خاک
پگڑیاں سر سے پٹک اب کیوں نہ ہوویں چاک چاک
دین اور دنیا کا افسر وا دریغا وا دریغ

تھے میں رو رو کے اب ساکن یہی ہر شہر کے
ہو گیا ہے خشک بن پانی کنارے نہر کے
بن جھنے دشمنوں کل میں اسیر اب باغ دہر کے
گلشن ساقی کوثر وا دریغا وا دریغ

ظالموں کی تیغ سے ہیہات آل مصطفیٰ
کاتب تقدیر سے لکھوا کے لائی تھی قضا
دشت میں بیجان پڑے ہیں اب جو باجیوں
قتل کا کیا انکے محضر وا دریغا وا دریغ

وہ جو زیر آسماں ہیں دین و دنیا کے پناہ
گھر کو انکے ایک پل میں کر دیا خاک سیاہ
مرکز خاکی پہ جوں اکسیر ہے جن کی نگاہ
ظالموں نے آگ دے کر وا دریغا وا دریغ

جن کے دروازے پہ آ کر ایکدم زیر فلک
مہر و مہ نے آج تک دیکھی نہ تھی جن کی جھلک
بے اجازت مار سکتا تھا نہ ہرگز پر ملک
سو وہ عریاں اشتروں پر وا دریغا وا دریغ

کیا کہوں میں یہ مصیبت تف بروئے روزگار
باپ جنکا وہ کوئی اترا ہی تھی جسکو ذوالفقار
کون کون اسطرح پشت اشتراں پر ہیں سوار
اور ماں بنت پیمبر وا دریغا وا دریغ

یہ ستم جو ہوا انھوں پر کس زباں کر ہو بیاں
سنتے ہیں زین العبا کی ہیں انھوں کے درمیاں
دین و دنیا کی جو اس احوال میں ہیں بیاں
کوئی ماں اور کوئی خواہر وا دریغا وا دریغ

سر چلے جاتے ہیں نیزوں پر جوانوں کے پیش پیش
کوئی تو فرزند ہے انکا کوئی انکا ہے خویش